جناب سلیم الحق صدیقی ۔ کراچی

مرزائیوں کی لاہوری جماعت

قادیانیوں کا ہراول دستہ

بعض مسلمانوں میں یہ عام تأثر پایا جاتا ہے۔ کہ قادیانی مذہب کی ایک شاخ جو لاہوری جماعت کے نام سے مشہور ہے۔ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں بعض جدید سے ملک جو قادیانی مذہب کی مخالفت میں مشہور ہیں۔ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ لہذا اس کا ازالہ اشد ضروری ہے۔ تاکہ مسلمان اس عظیم فتنہ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔

لاہوری مرزائی فرقے کا مرکز لاہور میں برانڈرتھ روڈ پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے نام سے کام کر رہا ہے۔ پاکستان میں ان کی تعداد پندرہ بیس ہزار سے زیادہ نہیں، لیکن اس گروہ نے قادیانی مذہب کی جڑیں مضبوط کرنے میں بہت کام کیا ہے۔ خاص طور سے غیر ممالک میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کے پرچار میں بہت جوش و خروش سے حصّہ لیا ہے۔ انگلستان میں ووکنگ مسجد اور قادیانی ووکنگ مشن کی بنیاد اسی فرقے نے ڈالی۔ اور کئی دیگر ممالک میں قادیانی مذہب کی نشر و اشاعت کے لئے مراکز قائم کئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا جب ۱۹۰۸ میں انتقال ہوا تو اسکی گدّی پر حکیم نور الدین براجمان ہوا اور اپنے آپ کو مسیح موعود کا خلیفہ اوّل قرار دیا۔ اس زمانے میں مولوی محمد علی نامی ایک با اثر مرزائی جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا اہم رکن تھا۔ مرزا کا جانشین بننے کا خواہش مند تھا۔ ۱۹۱۴ء میں حکیم نور الدین کے انتقال کے بعد قادیان کی گدّی آنجہانی مرزا کے ایک فرزند مرزا بشیر الدین محمود کے ہاتھ آئی، لیکن محمد علی اور خواجہ کمال الدین وکیل آنجہانی مرزا، بعہ اپنے کئی ساتھیوں کے اس بناؤ سے ناخوش ہو کر الگ ہو گئے۔ اور لاہور منتقل ہو کر لاہوری مرزائی فرقے کی بنیاد ڈالی۔ اب اس

فرقے کا کام مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے مسلمانوں میں تبلیغ کے ذریعہ تقدس کا جذبہ پیدا کرنا اور قادیانی مذہب کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے۔ اس فرقے نے نہایت عیاری سے قادیانی مذہب کے وہ انتہا پسند عقائد مثلاً عقیدہ تسلسل نبوت اور تکفیر مسلم کو بڑی خوبصورتی سے باطنی رنگ دے کر اور آنجہانی مرزا کو معصوم قرار دیکر اس باطل مذہب کی تبلیغ بڑی خوبصورتی سے انجام دی ہے۔ اور دین سے ناواقف مسلمانوں کے کئی طبقوں میں اپنا اثر اور وقار قائم کیا ہے۔

اہل ربوہ یعنی اصل قادیانیوں اور لاہوری گروہ میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ یہ محض پروپیگنڈہ ہے۔ کہ لاہوری مرزائی آنجہانی مرزا کو صرف چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے۔ یہ لوگ اولاً مرزا کو مسیح موعود اور عیسیٰ مان کر نبی کا درجہ دیتے ہیں۔ اور پھر اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی پر وحی کا نزول ہوتا تھا۔ اور وہ مامور من اللہ تھا۔ یہ تمام عقائد احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی شائع کردہ سوانح مرزا غلام احمد مرتبہ محمد یعقوب خان لاہوری، قادیانی کی کتاب میں مرقوم ہیں۔

لاہوری جماعت میں ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کا اس وکیل کی طرح دفاع کرتے ہیں۔ جیسے ایک وکیل اپنے مجرم موکل کو مجرم جانتے ہوئے عدالت میں بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مرزا نے جو اپنی کئی کتابوں میں نبوت اور صاحب وحی ہونے کے دعوے کئے ہیں۔ اور اپنی مشہور کتاب حقیقت الوحی میں مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اسکی لاہوری مرزائی اور خصوصاً اس گروہ کے سرخیل مولوی محمد علی عجیب و غریب تاویلات کرتے ہیں، اور ایسا احمقانہ مطلب نکالتے ہیں۔ کہ ایک انسان ہنسی ضبط کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مشہور لاہوری مرزائی مبلغ خواجہ کمال الدین کے فرزند بیرسٹر خواجہ نذیر احمد نے تو بڑی بڑی ضخیم کتابیں یہ بات ثابت کرنے پر لکھ ماری ہیں کہ حضرت مریمؑ کی قبر پنڈی پوئنٹ کوہ مری پر واقع ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی قبر محلہ خانیار سری نگر میں ہے۔

جب لاہوری مرزائی مرزا بشیر الدین محمود سے اختلاف کی بناء پر علیحدہ ہوئے۔ تو جھگڑے کی اصل بنیاد قادیانی جماعت کی آمدنی اور فنڈ پر قبضہ کا مسئلہ تھا۔ محمد علی نے اپنی کتابوں میں یہ صاف طور پر تحریر کیا ہے۔ کہ مرزا محمود نے ان سے کہا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ اگر ہم ان لوگوں یعنی محمد علی اور ان کے دیگر ساتھیوں کو الگ کر دیں۔ تو ہماری آمدنی رک جائے۔ اور محمد علی اور خواجہ کمال الدین جھوٹے بے ایمان اور بددیانت ہیں۔ اور مسیح موعود

کے ہاتھ سے روپیہ پیسہ چھیننا چاہتے ہیں۔" اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ مرزا کا یہ تمام ڈھونگ رچانے کا مقصد اپنے اور اپنی اولاد کے لئے سادہ لوح مسلمانوں کو بے وقوف بناکر ان سے روپیہ بٹورنے کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا۔ ان کی یہ پلان اتنی کامیاب رہی کہ آج مرزا کا خاندان ملک کا امیر ترین خاندان ہے۔ اور ان کی دو کروڑ سالانہ آمدنی پر نہ کسی قسم کا ٹیکس ہے۔ اور نہ کوئی اور پابندی۔

دیگر جب لاہوری مرزائی اپنے مذہب میں داخلے کے لئے حلف نامہ پر کسی فرد سے دستخط کراتے ہیں، تو اس میں عقیدہ ختم نبوت کو تسلیم کرنا شرط نہیں ہوتی، جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں تقلید کرتے ہیں۔

فقہ احمدیہ کی کتاب میں قادیانی مذہب کا بنیادی عقیدہ تسلسل وحی اور تسلسل نبوت تحریر ہے۔ یعنی حضورؐ کے بعد قیامت تک صاحب وحی نبی رہیں گے۔ یہ عقیدہ اسلام سے دشمنی اور نفرت کی انتہا کا مظہر ہے۔ اور خدا کے سچے دین اسلام کو دنیا سے ختم کرنے کی ایک گہری عیارانہ سازش ہے۔ لیکن اس کے باوجود لاہوری گروہ تسلسل نبوت کے قائل قادیانیوں کو کافر قرار دینے سے گریز کرتا ہے۔

ختم نبوت پر اگر اس گروہ کا کامل یقین ہوتا، تو محمد علی کا لاہوری گروپ یقیناً مرزا بشیر الدین محمود کے گروپ کو خارج از اسلام قرار دیتا۔ لیکن ان لوگوں نے مرزا کو مسیح موعود مان کر خود اپنے مذہب کی قلعی کھول دی ہے۔

اس بات کو ایک حد تک تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ کہ لاہوری مرزائی مسلمانوں کو اعلانیہ کافر نہیں کہتے اور اپنے پروپیگنڈے میں حضورؐ کو آخری نبی ہی کہتے ہیں۔ لیکن عملاً ایسا نہیں ہے۔ ان کے تمام مذہب کی جڑ بنیاد اور منبع ایک ایسا کذاب شخص ہے جس نے صاحب وحی اور نبی ہونے کے جھوٹے دعوے کئے۔ اس لئے لاہوری مرزائی تکفیر سے نہیں بچ سکتے۔ ان کا اپنا تسلسل وحی کا عقیدہ اور مرزا کو صاحب وحی تسلیم کرنا ان کی تکفیر میں ایک مزید حجت ہے۔

ربوہ میں مرزا بشیر الدین محمود کے انتقال کے بعد لاہوری گروہ کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حکیم نورالدین کا ایک فرزند ربوہ کی گدّی کا دعویدار تھا۔ اور مرزا محمود کے بعد خود خلیفۃ المسیح بننا چاہتا تھا۔ اس بات پر حکیم نورالدین کی اولاد کو ربوہ اور جماعت سے نکال دیا گیا۔ یہاں تک کہ ان کے تمام قادیانی ملازمین کو بھی ربوہ کے حکم سے علٰحدہ کرا لیا گیا۔ اب حکیم نورالدین کی اولاد کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا، کہ وہ اپنے آپ کو لاہوری جماعت سے منسلک کرلیں۔ لاہوری جماعت کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود کی وصیت کے مطابق یہ انجمن ہی صرف بانی سلسلہ احمدیہ یعنی مرزا صاحب قادیان کی صحیح جانشین ہے۔ کوئی فرد واحد۔ ڈاکٹر اللہ بخش آنریری جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

لاہوریوں نے کئی کتابچے شائع کئے ہیں جس میں قرآن و سنت اور فقہ حنفی کی روشنی میں احمدیوں کو مسلمان قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس میں اپنے اصل عقائد کو مخفی رکھ کر اپنے آپ کو مسلمان ثابت کیا ہے۔ کیا ان میں اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ وہ اپنے ان اصل عقائد اور مرزا کے سینکڑوں دعووں کو قرآن و سنت کی روشنی میں سچے ثابت کر سکیں۔ ■■

مولانا حکیم عبدالحقؒ ۔ٹانک

حضرت مولانا حکیم عبدالحقؒ فاضل دیوبند سابق امیر جمعیۃ العلماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان سکنہ توران علاقہ ٹانک کا تقریباً ۵۵ سال کی عمر میں ۲۰ ر جون ۷۷ء بروز جمعہ انتقال ہو گیا۔ مرحوم نہایت ذہین فطین عالم تھے ساری زندگی علمی عملی، سیاسی اور دینی خدمات میں گذاری۔ قید و بند کی صعوبتیں بھی اٹھائیں۔ مولانا مفتی محمود صاحب کے مرشد حضرت حافظ عبدالعزیز قدس سرہٗ خانقاہ یٰسین زئی پٹیالہ سے ارادت کا تعلق تھا۔ کتب تصوف و تفسیر سے خاص شغف تھا۔ مسائل میں لوگ آپ کیطرف رجوع کرتے۔ ایام مرض وفات میں معارف اولیاء الرحمان کے نام سے ایک مجموعہ مرتب فرمایا۔ اور ایک عجیب وصیت نامہ بھی۔ جمعیۃ العلماء اسلام کے نہایت سرگرم کارکن تھے۔ اور نہایت حاذق طبیب بھی۔ حق تعالیٰ مرحوم کو بہترین مقامات قرب سے نوازے۔ قارئین سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ادارۃ الحق)

درخواست دعا

۷ جمادی الثانیہ کو عصر کی سنتوں میں میری والدہ عابدہ تقریباً ۱۱۰ سال کی عمر میں واصل بحق ہو گئیں مرحومہ نہایت عابدہ زاہدہ تھیں۔ مرحومہ کے شوہر ایک بہادر مجاہد تھے۔ جو مجاہد اعظم حاجی صاحب ترنگ زئیؒ کے ساتھ بونیر کے جہاد میں شہید ہوئے۔ میرے والد کی شہادت کے بعد مرحومہ نے بڑی تکالیف کے اوقات نہایت صبر سے گذارے۔ تمام قارئین سے دعا کی اپیل ہے۔

(حافظ سید احمد شاہ دارالعلوم عربیہ گجرات)